بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸

خطبہ نمبر (۴)

الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم یک شنبہ

جلد ۳۱	۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ش	۱۳۶۲ھ	۷ ماہ فروری ۱۹۴۳ء	نمبر ۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا جس میں ترک اخبار نویسوں سے سوال و جواب پر تبصرہ فرمایا۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر بعارضہ سنجادہ و زکام بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جہاں شاہ محمد عمر صاحب۔ مولوی عبد المالک خاں صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب پر مشتمل وفد یو پی کے تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب ایمن حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بیماری کا ہی افاقہ ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

کئی مبارک ایام کا جمعہ سے آغاز

اسلام اور احمدیت کے غلبہ کا ظہور جلد ہونے والا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش مطابق ۸ جنوری ۱۹۴۳ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں پاؤں کے درد اور شدید کھانسی کی وجہ سے زیادہ تو نہیں بول سکتا۔ لیکن میں مختصر طور پر دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ گزشتہ خطبہ میں

جس مضمون کی طرف

میں نے اشارہ کیا تھا۔ اس کی ایک اور کڑی آج پیدا ہوگئی ہے۔ اور وہ کڑی یہ ہے۔ کہ گو مجھے پہلے سے اس کا علم تھا۔ مگر پہلا علم قیاسی تھا۔ اور ہو سکتا تھا۔ کہ واقعات اس کے خلاف ہو جاتے۔ اس لئے میں نے اب تک اس کا ذکر نہیں کیا تھا جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں اپنے خطبہ میں یہ کہنے والا تھا۔ کہ

قمری سال

بھی اس سال جمعہ سے شروع ہونے والا ہے۔ لیکن چونکہ قمری سال یقینی نہیں ہوتا۔ مہینہ ۲۹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اور ۳۰ کا بھی۔ اور اس فرق کی وجہ سے جمعہ کے ساتھ بھی اگلا سال شروع ہو سکتا تھا۔ اور ہفتہ کے ساتھ بھی۔ اس وجہ سے میں نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ گو بعض دوستوں نے مجھے پہلے بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مگر آج جبکہ چاند نکل آیا ہے۔ لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ امر خدا تعالیٰ کے فضل سے یقینی ہو گیا ہے۔ کہ اس دفعہ قمری سال کی ابتدا بھی جمعہ سے ہو رہی ہے۔ اب گویا

چار جمعے خاص خاص

ایسے ایام کے جو اپنی ذات میں بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس سال حج جمعہ کے دن ہوا۔ اس سال ہمارا جلسہ سالانہ جو حج کا ظل ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ جمعہ کے دن نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ جمعہ کے دن سے ہی شروع ہوا۔ اور یہ بات ہمارے اختیار سے نہیں ہوئی۔ کہ کوئی کہہ دے ہم نے جان بوجھ کر جلسہ کو جمعہ سے شروع کر دیا۔ بلکہ گورنمنٹ کے ایک فیصلہ کی رو سے جس میں رخصتوں کو دو سال محدود کر دیا گیا تھا۔ ہمیں جمعہ کے دن سے اپنا جلسہ شروع کرنا پڑا۔

پھر شمسی سال بھی

اس دفعہ جمعہ سے شروع ہوا۔ اور آج قمری سال بھی جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ پھر اس میں ایک اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ بالکل ممکن تھا۔ قمری سال گو جمعہ سے ہی شروع ہوتا۔ مگر کسی اور مہینہ سے شروع ہوتا اور شمسی سال بھی گو جمعہ سے شروع ہوتا۔ مگر اس کا آغاز اور مہینہ سے ہوتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ قمری اور شمسی دونوں سالوں کو ایک ہی مہینہ سے شروع کیا ہے۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں تھی۔ کہ دونوں سال ایک ہی مہینہ سے شروع ہوتے۔ ہو سکتا تھا کہ گو قمری سال جمعہ کے دن سے شروع ہوتا۔ مگر وہ مئی میں شروع ہوتا۔ یا جون میں شروع ہوتا۔ یا جولائی اور اگست میں شروع ہوتا۔ لیکن اس سال کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ شمسی سال اور قمری سال

قریباً قریباً برابر

شروع ہوئے ہیں۔ شمسی اور قمری سالوں میں دس گیارہ دن کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ یعنی شمسی سال دس گیارہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اور قمری سال دس گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر اس دفعہ قمری سال ایسی تاریخ سے شروع ہوا ہے۔ کہ وہ شمسی سال کے اندر اندر ختم ہو جائے گا۔ اگر شمسی سال سے دو تین روز پہلے قمری سال کا آغاز ہو جاتا۔ تو باوجود اس کے یہ قمری سال ۱۹۔۲۰ دسمبر کو ختم ہو جاتا۔ پھر بھی دو شمسی سالوں پر تقسیم ہو جاتا۔ مگر اب جبکہ ۸ تاریخ سے شروع ہوا ہے۔ یہ سال ۲۹۔۳۰ دسمبر کو ختم ہو گا۔ اور اس

شمسی سال کے اندر ہی

شروع ہو کر اندر ہی ختم ہو جائے گا۔ اس کا کوئی حصہ شمسی سال کے باہر نہیں جائے گا۔ اس لئے یہ دونوں درحقیقت ایک سال ہی سمجھے جائیں گے۔ نہ صرف اس لحاظ سے کہ دونوں جمعہ کو شروع ہوئے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ دونوں ایک وقت کے اندر شروع ہوئے۔ اور ایک وقت کے اندر ہی ختم ہو جائیں گے۔ سوائے اس وقت کے فرق کے جو قمری اور شمسی سالوں میں ہوتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ ۱۰۔۱۱ دن کا فرق دونوں سالوں میں ہمیشہ پایا جاتا ہے اس فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی سمجھا جائے گا کہ دونوں ایک وقت میں شروع ہوئے۔ اور ایک وقت میں ہی ختم ہوں گے پس اس سال کو نہ صرف یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ شمسی سال بھی جمعہ کے دن سے شروع ہوا۔ اور قمری سال بھی جمعہ کے دن سے شروع ہوا۔ بلکہ ایک زائد بات یہ بھی ہے۔ کہ قمری اور شمسی

دونوں سال ایک ہی زمانہ میں

آ گئے ہیں۔ اور دونوں سالوں میں لگاتار کئی مہینوں کا جو فرق تھا۔ وہ جاتا رہا ہے۔ اور ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ کم سے کم ۳۳/۳۴ سال کے بعد ایک سال ایسا آتا ہے جس میں قمری اور شمسی دونوں سال اکٹھے شروع ہوتے۔ اور قریباً اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں مثلاً اس سے اگلا قمری سال ہی لے لو۔ وہ دسمبر میں شروع ہو جائے گا۔ اور پھر اگلے دسمبر کے ابتدائی ایام میں ختم ہو جائے گا۔ اور دو سالوں پر مشتمل ہو گا۔

پس یہ بات کہ ایک ہی سال میں قمری اور شمسی دونوں سالوں کا آغاز ہو۔ اور اسی سال کے اندر اندر دونوں ختم ہو جائیں۔ ایسا بہت ہی کم واقعہ ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

۳۳/۳۴ سال کے بعد ایک سال

ایسا آتا ہے۔ پس اس سال کی ایک اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں قمری اور شمسی دونوں سال اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور دونوں کی ابتدا جمعہ سے ہوئی ہے۔ گویا اس طرح چار جمعے اکٹھے ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک

پانچواں جمعہ

بھی میں نے بتایا تھا۔ اور وہ جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اور پھر آپ کی پیدائش کا دن بھی جمعہ ہی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ساتواں ہزار سال ہے۔ اور ساتواں دن اسلامی اور مذہبی اصطلاح میں جمعہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کو پیدا کرنے کا کام جمعہ کو ختم کیا۔ ہفتہ پہلا دن ہوتا ہے۔ اتوار دوسرا۔ سوموار تیسرا۔ منگل چوتھا۔ بدھ پانچواں جمعرات چھٹا اور جمعہ ساتواں پس یہ ساتواں ہزار سال ہے۔ اور ساتویں ہزار سال کے

موعود کی پیدائش

بھی جمعہ کو ہی ہوئی ہے۔ پھر اس دفعہ کا حج ساتویں دن کو ہوا۔ اس دفعہ کا جلسہ احمدیہ بھی ساتویں دن شروع ہوا۔ اس سال کی ابتدا شمسی سال کے لحاظ سے بھی ساتویں دن کو ہوئی۔ اور اس دفعہ کے قمری سال کی ابتداء بھی ساتویں دن سے ہی ہو رہی ہے۔ پھر یہ دونوں شمسی اور قمری سال متوازی چل رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے الگ نہیں۔ بلکہ ایک سال دوسرے سال کے اندر ہی ختم ہو جائے گا۔

یہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے نہایت مبارک ایام کا۔ اور اس کو دیکھتے ہوئے ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ اجتماع کوئی معمولی اجتماع ہے۔

میں نے آج

ایک رویاء

بھی دیکھا ہے۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ وہ اسی سلسلہ میں ہے چنانچہ میں اس کو بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں یکدم قادیان سے کسی سفر کے ارادہ سے چل پڑا ہوں۔ چند آدمی میرے ساتھ ہیں۔ مگر ایسے نہیں جو سیکرٹری وغیرہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ ساتھ ہیں جو عام طور پر جب کسی سفر پر جانا ہو تو ساتھ نہیں ہوتے میرا ارادہ کسی لمبے سفر کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر قادیان سے رخصت ہونا یاد نہیں۔ بس ارادہ کیا اور ارادہ کرتے ہی چل پڑے۔ کچھ دور جا کر ہم ایک جگہ ٹھہر گئے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ

کوئی اور ملک

ہے۔ اور جیسے راستہ میں پڑاؤ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی وہاں پڑاؤ کیا ہے۔ وہاں کسی کے مکان کے سامنے ایک چبوترہ سا بنا ہوا ہے وہ چبوترہ برابر ایک سا نہیں چلا جاتا۔ بلکہ کچھ حصہ کم چوڑا ہے۔ کچھ اس سے کم چوڑا ہے۔ اور کچھ حصہ زیادہ چوڑا ہے۔ عام طور پر جیسے شہروں میں لوگ بیٹھنے کے لئے چبوترے بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ مگر اس کا جو اگلا حصہ ہے۔ وہ چوڑا کم ہے۔ اور لمبا زیادہ ہے۔ مگر اس کے پیچھے جو جگہ ہے۔ وہ اگلے حصہ سے کچھ چوڑی ہے۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب

جو بقاپوری کہلاتے ہیں۔ وہاں جماعت میں بطور مبلغ کے کام کرتے ہیں۔ میں مولوی صاحب پر کسی قدر خفا ہوتا ہوں۔ کہ آپ کی طبیعت میں عجیب لاابالی پن ہے۔ کہ آپ جماعت کے دوستوں کو مجھ سے ملاتے نہیں۔ اور میرے ساتھ ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس طرف آپ کی ذرا بھی توجہ نہیں۔ کہ جماعت کے دوستوں کو مجھ سے ملائیں۔ اور میری ان سے واقفیت پیدا کرائیں۔ انہی باتوں میں نماز کا وقت آگیا۔ اور میں وہاں نماز کے لئے دو تین آدمیوں کو کھڑا دیکھتا ہوں۔ اس وقت میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ جماعت کے امیر کہاں ہیں پریذیڈنٹ کہاں ہیں۔ اور کیوں ایسی بے توجہی سے کام لیا گیا ہے۔ کہ ان کو اس بات کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ کہ وہ یہاں آئیں۔ اور مجھ سے ملیں۔ مولوی صاحب اس کے جواب میں کہتے ہیں۔ وہ اس وجہ سے خفا ہیں کہ میں اویس کی اولاد میں سے ہوں۔ اور مجھے ملاقات میں مقدم نہیں کیا گیا۔ میں نے کہا وہ ٹھیک کہتے ہیں آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ

مقامی آدمیوں کو

ملاقات کا موقعہ سب سے پہلے دیتے۔ آپ تو ہمیشہ ملتے ہی رہتے ہیں۔ پھر میں نے انہیں کہا۔ کہ آپ نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔ کہ انہیں ناراض کر دیا ہے۔ آپ ان کو بلوائیں۔ تا کہ میں ان سے ملوں چنانچہ مولوی صاحب نے ان کو بلایا۔ جب وہ آئے۔ تو میں نے دیکھا کہ ان کا لباس بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے عربوں کا لباس ہوتا ہے۔ اور سانولا سا رنگ ہے۔ خیر میں ان سے بڑے تپاک سے ملا ہوں۔ اور ان سے باتیں کرتا ہوں۔ تا کہ ان کی دلجوئی ہو جائے اس کے بعد میری نظر تین چار اور دوستوں پر پڑی۔ ان کا لباس بھی بالکل عربوں جیسا ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب مجھے ان سے بھی ملائیں چنانچہ مولوی صاحب مجھے ان کے پاس لے گئے۔ اور پھر بتانے لگے۔ کہ یہ فلاں شہر کے ہیں۔ یہ فلاں شہر کے ہیں۔ تین چار ہی آدمی ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے بعد میں نے

ایک اور نظارہ دیکھا

اور در حقیقت اسی لئے میں نے تفصیل بیان کی تھی۔ کہ اس چبوترے کے پیچھے جو جگہ ہے۔ وہ اگلے حصہ سے نسبتاً چوڑی ہے۔ اور جہاں ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہیں وہاں سے وہ چبوترہ خم کھا کر ایک طرف مڑتا ہے۔ (وہ چبوترے اس شکل کے ہیں۔)

جس جگہ اس کا پہلا خم ہے۔ (جس پر نقشہ میں نمبر ۱ لکھا ہے۔ وہاں سے دو تین فٹ جگہ چوڑی ہو گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس دو تین فٹ جگہ کے کونے میں دو ننگے آدمی جو بہت ہی موٹے تازے ہیں اور ان کے جسم ایسے ہی ہیں جیسے پہلوانوں کے جسم ہوتے ہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے لنگوٹیاں کسی ہوئی ہیں۔ اور باقی تمام جسم ننگا ہے اسی طرح انہوں نے سر مونڈا ہوا ہے۔ اور تالو کی جگہ انہوں نے عجیب قسم کے کنگروں والے بال رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے کنتی وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ اسی طرز کے وہ معلوم ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ کنارہ کی طرف پیٹھ کر کے اور منہ دوسری طرف کر کے چھپے بیٹھے ہیں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ مولوی صاحب ان سے کیوں نہیں ملاتے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ

یہ جاپانی ہیں

میں حیران ہوتا ہوں کہ جاپانی ہی سہی مگر یہ چھپے کیوں بیٹھے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک لمبے قد کا آدمی ہے۔ اور اس کا جسم نسبتاً پتلا ہے۔ یوں تو وہ بھی موٹا ہے۔ مگر دوسرے کے مقابلہ میں پتلا معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرا بہت ہی موٹا ہے۔ اور اس کا جسم ایسا ہی ہے جیسے غلام پہلوان اور اسی طرح دوسرے بڑے پہلوانوں کے جسم بتائے جاتے ہیں غرض مولوی صاحب مجھ سے کہتے ہیں کہ یہ جاپانی ہیں اور میں ان سے مذاقاً کہتا ہوں۔ کہ کیا جاپانیوں سے مصافحہ کرنا منع ہے۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے ان میں سے ایک کے سر پر اس کے بالوں والی جگہ پر ہاتھ رکھا۔ اور اس نے بہت ہی شرماتے ہوئے اور لجاتے ہوئے جیسے کوئی سخت شرمسار ہوتا ہے۔ میری طرف اپنا

ہاتھ مصافحہ کے لئے

بڑھایا۔ اور میں نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر میں دوسرے جاپانی کو کہتا ہوں۔ کہ تم بھی مصافحہ کرلو۔ وہ بھی اسی طرح سر چھپائے بیٹھا ہے۔ اس کا دوسرا ساتھی بھی اسے کہتا ہے کہ کر لو۔ کر لو۔ چنانچہ اس نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے اپنا ہاتھ ٹیڑھا کر کے آگے کیا۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ شاید ان کے ہاں مصافحہ کا رواج نہیں۔ اس لئے انہیں معلوم نہیں کہ مصافحہ کس طرح کیا جاتا ہے

تاریخِ وفات سنِ ہجری حضرت خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری

از حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن

حضرتِ مولوی غلام حسن
نَوَد و دو زِ عُمرِ او چوں رفت (۹۲)
سیزدہ صد و شصت و دو ہجری
ترکِ پیغامیاں بگفت آخر
کرد ہجرت بہ دارِ دلبرِ خویش
روز و شب جامِ الفتِ محمود
نامِ او بود چوں غلامِ حسن
سنِ رحلت بجو ازیں مصرع

چوں گذشت و گذاشت نامِ حسن
یافت در مقبرہ مقامِ حسن
ساخت در قادیاں دوامِ حسن
منسلک گشت در نظامِ حسن
گذرانید صبح و شامِ حسن
مے زدہ و گفتگو زجامِ حسن
کامِ او بود نیز کامِ حسن
عبدہٗ مولوی غلامِ حسن

۱۳۶۲ھ

اس پر اس کا دوسرا ساتھی اُسے کہتا ہے۔ کہ اس طرح مصافحہ نہیں کیا کرتے۔ اس طرح کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اس کے ہاتھ کو مروڑا۔ اور میں نے بھی اپنے ہاتھ کو جکڑ دے کر اس سے مصافحہ کیا۔ اُس وقت مجھے اب معلوم ہوا۔ کہ گو اس کا مونہہ دوسری طرف ہے مگر وُہ بھی چوری چوری کنکھیوں سے ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے نماز کی طرف آتا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ اب میں

انگلستان کی طرف

جانے والا ہوں۔ چونکہ وہاں انگریزوں سے ملنا ہے۔ اس لئے لمبے کم دردصاحب کو میں تار دے دوں۔ کہ وُہ رستہ میں ہی مجھے آکر ملیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب میں بھی مختلف ممالک کے آدمیوں کو میں نے دیکھا ہے۔ عربوں کو دیکھا ہے جاپانیوں کو دیکھا ہے۔ اُن سے مصافحہ کیا ہے۔ اُن کے حالات معلوم کئے ہیں۔ پھر اپنے آپ کو ایک سفر پر جاتے دیکھا ہے۔ اور آخر میں انگلستان جانے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ

تمام اُمور تبلیغ کی طرف

اشارہ کر رہے ہیں۔ ممکن ہے جاپانیوں کی جو شرمندگی اور ندامت مجھے دکھائی گئی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہو۔ کہ ہمارے دو مبلغ جاپان میں رہے ہیں۔ اور دونوں کے کام کے نتیجہ میں سوائے ایک شخص کے جو مشتبہ سا تھا۔ اور کوئی احمدی نہیں ہوا۔ گویا جاپانیوں نے مذہب کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ مگر اس

رؤیا سے معلوم ہوتا ہے

کہ آخر اس قوم میں بھی ندامت پیدا ہوگی۔ اور جب اُن میں تبلیغ پر زور دیا جائے گا۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کی طرف کھینچا جائے گا۔ تو کچھ حصہ تو دلیری سے مصافحہ کرے گا۔ یعنی احمدیت کو قبول کرے گا۔ مگر کچھ حصہ اس شرمندگی اور ندامت کی وجہ سے دیر لگائے گا۔

بہر حال اللہ تعالےٰ کی مشیت میں جو کچھ ہے اس کا کسی قدر

اجمالی علم

ان جمعوں کے اجتماع سے حاصل ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے بعض نئے رستے کھلنے والے ہیں۔ اور ہمیں اُن رستوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

یہ علم تو خدا تعالےٰ کو ہی ہے۔ کہ کب اور کس کس رنگ میں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے رستے کھلیں گے اس بات کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ البتہ ایک اور مضمون ہے جس کو میں ابھی بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اور جس کی بنا پر میں سمجھتا ہوں۔ کہ

غالباً ۱۹۴۵ء

اسلام اور احمدیت کے لئے کسی خاص ظہور کا سال ہوگا اور ۱۹۴۳ء اس ظہور کی بنیاد کا موقعہ ہوگا۔ لیکن ابھی میں اس مضمون پر غور کر کے صحیح طور پر نتائج اخذ نہیں کر سکا۔ اگر یہ نتیجہ صحیح نکل آیا۔ تو تحریک جدید کا اختتام اس خاص ظہور والے سال سے انشاء اللہ تعالےٰ مل جائے گا۔ اب تحریک جدید کا نواں سال ہے ۱۹۴۴ء تحریک جدید کا دسواں سال ہوگا۔ اور ۱۹۴۵ء اس کا خاتمہ ہے۔ جو ایسا ہی ہوگا جیسے رمضان کے بعد عید آتی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ ۱۹۴۵ء اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ایک خاص سال ہوگا

اور اس میں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کا ظہور شروع ہو جائے گا۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میں ابھی قطعی طور پر اس نتیجہ پر نہیں پہونچا۔ اگر یہ نتیجہ نکل آیا۔ اور بعض اور امور جو میرے ذہن میں ہیں۔ اُن کو سامنے رکھ کر۔ اور آپس میں اُن کا مقابلہ کر کے یہی نتیجہ نکلا۔ تو پھر یہ ایک اور شہادت اس بات کی مہیا ہو جائے گی۔ کہ ۱۹۴۵ء ہمارے سلسلہ کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اگر یہ نتائج صحیح نکل آئے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض

پیشگوئیاں

جو ابھی تک نہیں سمجھی جا سکیں۔ اُن کا حل بھی نکل آئے گا۔ مگر ابھی ہم یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم اس وقت جو کچھ کر سکتے ہیں۔ وُہ یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ اس نئے سال میں جو بھی ظہور ہونے والا ہے۔ چاہے ظہور ہونے والا ہو۔ یا اس کی بنیاد رکھی جانے والی ہو۔ اللہ تعالےٰ اس بنیاد میں ہمارا بھی حصہ رکھے۔ اور ہمیں اس ظہور کی برکات سے محروم نہ کرے۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی

حقیر اور ناتوان خدمت

کے ساتھ اس بنیاد میں ایسا حصہ لینے والے ہوں۔ جو ہماری یاد کو ہمیشہ کے لئے خدا تعالےٰ کے دفتر میں قائم رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں

قادیان کی عظمت اور ”پیغام صلح“ کا اعتراض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء میں جلسہ سالانہ قادیان کو حج کا ایک ظل فرمایا۔ اور اس کے متعلق ایک طویل تشریح بھی بیان فرمائی۔ تاکہ کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ مگر بمصداق خوئے بد را بہانہ بسیار ”پیغام صلح“ نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ء میں ”قادیان کا ظلی حج ایک عظیم الشان فتنہ کا پیش خیمہ“ کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مفصل تشریح کو نظر انداز کرتے ہوئے حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف زہر اگلنے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برخلاف عوام الناس کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

”یہ محمد رسول اللہ صلعم کے دین کو بدلنے اور آپ کی غلامی سے نکلنے کا ایک اور قدم ہے“

پھر لکھا ہے۔ کہ ”عملاً اور مفہوم کے لحاظ سے آپ قادیان کے جلسہ اور مکہ معظمہ کے حج کو ایک ہی چیز قرار دے رہے ہیں۔ ... غرض قادیان کے جلسہ کو حج ماننے والے ... مکہ کے حج کا عزم کیوں کرنے لگے۔ قادیان نزدیک ہے آسانی سے وہاں تین دن جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر حج کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے“

آخر میں لکھا ہے کہ ”سب سے بڑھ کر اب مکہ معظمہ کے حج کو بھی منسوخ نہیں تو متروک ٹھہرانے اور اس طرح مسلمانوں کی وحدت کے استیصال کی کوشش کی جائے۔ یہ اس شخص کو کسی طرح سزاوار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی کا دعویدار ہے“

حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں ہی فرمایا تھا۔ کہ ”نادانوں نے اس حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے کہہ دیا۔ کہ قادیانی لوگ اپنے جلسہ کو حج کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ پاگل پن کی بات ہے۔ نہ ہم اسے حج کہتے ہیں۔ اور نہ جسے خدا نے حج قرار دیا۔ اسے کوئی شخص منسوخ کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظل تھے۔ آپ کے شاگرد اور غلام تھے۔ حج کو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بدل نہیں سکتے۔ کیونکہ وُہ خدا کی مقرر کردہ چیز ہے“

پھر حضور نے فرمایا کہ

”کسی چیز کو ظل قرار دینے سے اصل کی شان بڑھا کرتی ہے کم نہیں ہوا کرتی۔ اگر تم کسی چیز کو ظل قرار دو۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ اس کا کوئی اصل بھی ہوگا۔ ورنہ اگر اصل کوئی چیز نہیں۔ تو اس کا سایہ کہاں سے آگیا ...... تو ظل اصل چیز کے وجود کے ایک ثبوت کے طور پر ہوتا ہے۔ اور اس نقطہ نگاہ کی روشنی میں حج کے ظل کا مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ گو آج کل ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ دُنیا کے مختلف اطراف سے حج کے لئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ سینکڑوں سالوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اب وُہ زمانہ لوگوں کی نظروں سے مخفی ہو گیا ہے۔ جبکہ دُنیا بھر کے لوگ مکہ مکرمہ کو نہیں جانتے تھے ...... اور وہ کشمکش وہ جدوجہد۔ وُہ جنگ اور وُہ لڑائی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دُنیا سے کرنی پڑی۔ اور جس جنگ کے بعد وہ مغلوب ہوئے۔ اور آخر وہ کھنچے کھنچے مکہ مکرمہ کی طرف چلنے لگے۔ وُہ اب لوگوں کو نظر نہیں آتی۔ وُہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک رسمی چیز ہے۔ جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حج کا ایک ظل قادیان میں قائم کیا۔ اور فرمایا کہ بتاؤ کیا یہاں لوگ آیا کرتے تھے۔ تم جانتے ہو کہ یہاں لوگ نہیں آیا کرتے تھے۔ یہ تمہاری آنکھوں دیکھی بات ہے۔ یہ ایک جنگل کی طرح غیر آباد خطہ تھا۔ جو دُنیا سے بالکل غیر متعلق تھا۔ مگر اب اس جگہ اللہ تعالےٰ کے الہامات کے مطابق ساری دُنیا سے لوگ کھنچے ہوئے آرہے ہیں۔ جب قادیان میں تمہاری آنکھوں کے سامنے خدا تعالےٰ کا یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہا ہے۔ تو تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ

ویسا ہی بلکہ اس سے بہت بڑا نشان مکہ مکرمہ میں دکھایا گیا تھا۔ اور اس ظل نے ثابت کر دیا کہ یہیں ہر سال لوگوں کا جمع ہونا عادتاً نہیں بلکہ بڑی جدوجہد اور حقانی نشان کا نتیجہ ہے۔ اس قدر صاف اور واضح بات کو غلط اور بالکل الٹے رنگ میں پیش کرنا غیر مبائعین کے تعصب کا ثبوت ہے۔ کیا حج بیت اللہ اور مکہ معظمہ کی عظمت اور صداقت کا زندہ ثبوت پیش کرنا حج کو منسوخ یا متروک قرار دینا ہے۔

پیغام صلح نے یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے۔ ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اس کا یہ مطلب نہیں کہ قادیان مکہ معظمہ کا ظل ہے۔ نہ اس کا یہ مفہوم ہے کہ قادیان کا جلسہ حج کعبۃ اللہ کا ظل ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس شعر میں زمین قادیان کو صرف ہجوم خلق کی وجہ سے ارض حرم کی مثال قرار دیا ہے؟ کیا محض ہجوم خلق کی وجہ سے کوئی ارض حرم کی مثال قرار دی جا سکتی ہے؟ کیا ہردوار کے میلہ کو بھی ہجوم خلق کی وجہ سے اسی طرح کہنے کے لئے تیار ہو۔

پیغامی دوستو آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔ مگر کیا حضور علیہ السلام کا الہام اور کشف قادیان کے متعلق بھی کبھی پڑھا یا سنا ہے۔ حضرت اقدس کا یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے۔ "انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ صدق اللہ ورسولہ۔ وکان امر اللہ مفعولا۔" پھر فرمایا ہے کہ "جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔"

مرزا غلام قادر صاحب کے نام کے متعلق فرمایا۔ "اس میں یہ بھید مخفی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا کہ ان کے نام سے اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے یعنی ان کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ ہے۔ کہ یہ قادر مطلق کا کام ہے۔ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔"

پھر خطبہ الہامیہ میں اس کی نسبت مفصل بیان فرمایا ہے کہ:- "اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت صحیح بات ہے۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے...... پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے "مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ" اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔"

نیز فرمایا کہ "یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تاکہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ کامل ہو جائے۔ کیونکہ اسلام ہلال کی مانند مسجد حرام سے ظاہر ہوا۔ اور پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل ہو گیا...... پھر دوسری دلیل اسرار زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ حق تعالیٰ آخرین منہم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ ہی کی ایک جماعت ہے۔ اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں۔ اور یہ مرتبہ مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے۔"

پس کچھ شک نہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قادیان کو ظل مکہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:- "جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا" (بدر مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء) دیکھو جن بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان عطا فرمایا تھا۔ وہ آج سے کئی سال پہلے اس حقیقت کو سمجھے ہوئے تھے۔ حضرت مولینا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ جنکو خداوند کریم نے امام مسلمانوں کا لیڈر قرار دیا تھا۔ انہوں نے خطبہ جمعہ مؤرخہ یکم دسمبر ۱۸۹۹ء میں فرمایا یہ وہ وادی غیر ذی زرع جہاں اس وقت مکہ کا واقعہ ہے اس وقت جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی بے آب و گیاہ ٹیلوں اور کنکریلے میدانوں کے سوا کچھ نہ تھا...... اب دیکھو کہ دنیا کے بلاد مختلفہ سے کیسی کیسی تکالیف و مصائب برداشت کر کے کڑی سردیاں جھیلتے ہوئے اور چلچلاتی دھوپ میں وہاں پہنچتے ہیں۔ راستے کے مصائب اور مشکلات ان کے شوق اور ارادہ کو پست نہیں کر سکتے...... بے آب و گیاہ وادی کا طرف ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے موافق آباد ہو جانا یہ ایک نشان نبوت ہے...... میں حق کے کہنے سے ذرا بھی ہچکچاتا نہیں۔ میں تم سب کو جو یہاں موجود ہیں سچائی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کا لطف مدتوں سوچ سمجھ کر مجھے آیا ہے۔ مسیح قادیان کی طرف دیکھو...... اس وقت مسکین (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) گمنام کونٹھڑیوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کہا۔ مدراس، غزنی، اور کشمیر اور دور دراز قطعات الارض سے مہمان آئیں گے۔ مگر تم آج دیکھ سکتے ہو کہ وہ جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا گیا تھا۔ کیا سچ ثابت ہوا۔ اس نئے خدا نے مکہ کے ظل کے طور پر اس بستی کو بھی مومنین کے لئے نشان بنایا۔ کیونکہ خدا کی نعمتیں اور بخششیں اپنا زندہ ثبوت اس سے دیتی ہیں کہ انکے نمونے سدا رہتے ہیں۔ میں روح اور راستی سے شہادت دیتا ہوں۔ وہ جس کی فطرت سلیم اور نیک ہے۔ وہ اس کو بدیہی طور سے دیکھے گا۔ میں محض اللہ کے لئے گواہی دیتا ہوں۔ جس کا پاک کلام میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس کے حضور ہر ایک کھڑا ہونا ہے۔"

اور لو اور قادیان کو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم...

ایسا ہی بلکہ اس سے بہت بڑا نشان مکہ مکرمہ میں دکھایا گیا تھا۔ اور اس ظل نے ثابت کر دیا۔ کہ مکہ میں ہر سال لوگوں کا جمع ہونا عادتاً نہیں بلکہ بہت بڑی جد وجہد اور خدائی نشان کا نتیجہ ہے" اس قدر صاف اور واضح بات کو غلط اور بالکل الٹ رنگ میں پیش کرنا غیر مبایعین کے تعصب کا ثبوت ہے۔ کیا حج بیت اللہ اور مکہ معظمہ کی عظمت اور صداقت کا زندہ ثبوت پیش کرنا۔ حج کو منسوخ یا متروک قرار دیتا ہے

پیغام صلح نے یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے۔ ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اس کا یہ مطلب نہیں کہ قادیان مکہ معظمہ کا ظل ہے۔ نہ اس کا یہ مفہوم ہے کہ قادیان کا جلسہ حج کعبۃ اللہ کا ظل ہے۔ اور لکھا ہے کہ "اس شعر میں زمین قادیان کو صرف ہجوم خلق کی وجہ سے ارض حرم کی مثال قرار دیا ہے" کیا محض ہجوم خلق کی وجہ سے کوئی ارض حرم کی مثال قرار دی جا سکتی ہے ؟ کیا ہردوار کے میلہ کو بھی ہجوم خلق کی وجہ سے اسی طرح کہنے کے لئے تیار ہو۔

پیغامی دوستو آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔ مگر کیا حضور علیہ السلام کا الہام اور کشف قادیان کے متعلق بھی کبھی پڑھا یا سنا ہے۔ حضرت اقدس کا یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے۔ "انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ صدق اللہ ورسولہ۔ وکان امر اللہ مفعولا۔"

پھر فرمایا ہے کہ "جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ۔ مدینہ اور قادیان"

مرزا غلام قادر صاحب کے نام کے متعلق فرمایا:۔ "اس میں یہ بھید مخفی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا۔ کہ ان کے نام سے اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے یعنی ان کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ ہے۔ کہ یہ قادر مطلق کا کام ہے۔ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے"

پھر خطبہ الہامیہ میں اس کی نسبت مفصل بیان فرمایا ہے کہ:۔ "اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا۔ کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا ہے یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے ...... تو پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے "مبارک ومبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ" اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے"

نیز فرمایا کہ:۔ "یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند مسجد حرام سے ظاہر ہوا۔ پھر جب مسجد اقصےٰ تک پہنچا بدر کامل ہو گیا ..... پھر دوسری دلیل اسرار زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ حق تعالیٰ آخرین منہم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ ہی کی ایک جماعت ہے۔ اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں۔ اور یہ مرتبہ مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں۔ جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے"

پس کچھ شک نہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قادیان کو ظل مکہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔ "جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا (بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء) دیکھو جن بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان عطا فرمایا تھا۔ وہ آج سے کئی سال پہلے اس حقیقت کو سمجھے ہوئے تھے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ جنکو خدا نے کریم نے الہاماً مسلمانوں کا لیڈر قرار دیا تھا انہوں نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۹ء میں فرمایا "یہ وہ وادی غیر ذی زرع جہاں اسوقت مکہ معظمہ واقع ہے اسوقت جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی بے آب و گیاہ ٹیلوں اور کنکریلے میدانوں کے سوا کچھ نہ تھا..... اب دیکھو کر دنیا کے بلاد مختلفہ سے کیسی کیسی تکالیف و مصائب برداشت کر کے کڑی سردیاں جھیلتے ہوئے اور چلچلاتی دھوپ میں وہاں پہنچتے ہیں۔ راستے کے مصائب اور مشکلات ان کے شوق اور ارادہ کو پست نہیں کر سکتے..... بے آب و گیاہ وادی کا حرف ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے موافق آباد ہو جانا یہ ایک نشان نبوت ہے..... میں حق کے کہنے سے ذرا بھی ہچکچاتا نہیں۔ میں تم سب کو جو یہاں موجود ہیں سچائی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ حسن لطف سے تو سوچ سمجھ کر مجھے آیا ہے۔ مسیح قادیان کی طرف دیکھو..... اسوقت مسکین (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) گمنام کوٹھڑیوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ یہ ہمارا۔ مدراس غزنی اور کشمیر اور دور دراز قطعات الارض سے مہمان آئیں گے۔ مگر تم آج دیکھ سکتے ہو کہ وہ جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا گیا تھا۔ کیا سچ ثابت ہوا۔ اس لئے خدا نے مکہ کے ظل کے طور پر اس بستی کو بھی مومنین کے لئے نشان بنایا۔ کیونکہ خدا کی نعمتیں اور بخششیں اپنا زندہ ثبوت اس سے دیتی ہیں کہ انکے نمونے سدا رہتے ہیں۔ میں روح اور راستی سے شہادت دیتا ہوں۔ اور جس کی فطرت سلیم اور نیک ہے۔ وہ اس کو بدگمانی سے نہ دیکھے گا میں محض اللہ کے لئے گواہی دیتا ہوں۔ جس کا پاک کلام میرے ہاتھ میں ہے۔ اور جس کے حضور میرا کھڑا ہونا ہے"

اور تو اور قادیان کو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۴ فروری۔ ترکی کی وزارت دفاع نے تھریس کی ترکی افواج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے۔ اور مزید افواج اور اسلحہ بھی تھریس میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ ترکی میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔

انقرہ ۴ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بدھ کی رات کو امریکی سفیر متعینہ نے مسیو سراج اوغلو وزیر اعظم جمہوریہ ترکیہ سے ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک بات چیت کی۔ اس بات چیت کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۴ فروری۔ ہندوستانی کمانڈ کا ایک مشترکہ جنگی اعلان مظہر ہے۔ کہ چار جاپانی بمباروں نے جن کے ساتھ لڑاکے طیارے بھی تھے کاکس بازار (جنوب مشرقی بنگال) سے بیس میل جنوب مشرق میں ایک مقام پر بم گرائے۔ کوئی آدمی گھائل نہیں ہوا۔ لیکن معمولی سا نقصان ہوا ہے۔

کینبرا ۴ فروری۔ ایوان نمائندگان میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم آسٹریلیا نے کہا۔ کہ جاپانی ان جزائر میں جو آسٹریلیا کے اردگرد پھیلے ہوئے ہیں فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ اور اپنی فوجی طاقت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اس لئے حکومت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آسٹریلیا کو اس بیرونی خطرہ سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرے۔

انقرہ ۴ فروری۔ ترکی میں مقیم اطالوی سفیر نے ان اطالوی باشندوں کو جو ترکی میں مقیم ہیں۔ زبردست انتباہ کیا ہے۔ کہ وہ ایک لمحہ کے نوٹس پر بھی ترکی سے نکل جانے کیلئے ہر وقت پابرکاب رہیں۔

لنڈن ۴ فروری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن سے ترکی سفیر نے ملاقات کی۔

لنڈن ۴ فروری۔ گذشتہ رات جرمن فرنٹ کے ایک اجتماع میں جرمنی کے ڈاکٹر گوئبلز نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی محاذ کی پسپائیوں سے جرمنوں کو سبق لینا چاہیئے۔ اور ہراساں نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ جرمنی کی فتح پر یقین رکھنا چاہیئے۔ یہ ہر ایک جرمن سپاہی کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ اگر جرمنی اس جنگ میں شکست کھا گیا۔

بمبئی ۴ فروری وائس ایڈمرل نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی شاہی جنگی بحری بیڑا ساحل ارکان کے ساتھ ساتھ [illegible] میں برطانی فوجوں کا پورا پورا ہاتھ بٹا رہا ہے۔ بہت سے بہترین جہازوں کے کمانڈنگ افسیر انچارج ہندوستانی ہیں۔ بہت ہندوستانی افسروں کو خاص تربیت کیلئے انگلستان بھیجا گیا ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ برطانی طیاروں نے اٹلی میں ٹیورن کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

جرمنی میں روہر کے صنعتی علاقوں کے علاوہ لوریان میں آبدوزوں کے اڈہ کی خبر لی گئی۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ صرف تین طیارے واپس نہیں آسکے۔

ماسکو ۵ فروری۔ مغربی کاکیشیا میں روسی فوجوں نے جرمن مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ کوبان کے انتہائی مغربی کونہ میں گو دشمن زبردست مزاحمت کر رہا ہے۔ مگر اب اس کی حالت بہت نازک ہے روسی فوجیں اب بحیرہ ازوف سے صرف بیس میل رہ گئی ہیں۔ جرمنوں کو ایک اور دقت کا سامنا ہو رہا ہے۔ کیونکہ روسیوں نے نوورسک کے شمال میں بھی فوجیں اتار دی ہیں۔ اور اس اہم جرمن چھاؤنی کی چوکیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ روسی فوجیں راسٹوف سے اب صرف ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ سٹالن گراڈ کی تسخیر پر مسٹر روزویلٹ نے موسیو سٹالن کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

قاہرہ ۵ فروری۔ جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹیونیشیا کے شمال میں شنبہ کو مقامی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ سرحد کے اندر بھی اتحادی گشتی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ساحل کے ساتھ ساتھ دشمن کے جہازوں پر حملے کئے گئے۔ سسلی میں پلرمو پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان حملوں کے بعد سب طیارے واپس آگئے۔

انقرہ ۵ فروری۔ فان پاپن جرمن سفیر مقیم انقرہ کو برلن بلایا گیا ہے۔ تا مسٹر چرچل اور ترک مدبرین میں ملاقات کے متعلق اس کے تاثرات معلوم کئے جائیں۔

لنڈن ۵ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے بوانگ کے مقام پر زبردست حملہ کیا۔ جو تین گھنٹے جاری رہا۔ سات جگہ آگ لگ گئی۔ تین جگہ زبردست آگ بھڑک اٹھی۔ رباؤل گسماٹا اور سلے پر بھی حملے کئے گئے۔ دشمن کے کئی طیارے جو زمین پر کھڑے تھے برباد ہوگئے۔

دہلی ۵ فروری۔ انڈیا کے کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کل رات برطانی طیاروں نے رنگون پر زبردست حملہ کیا۔ اور ایک ایک ہزار پونڈ وزنی بم گرائے۔ بہت سی جگہوں پر آگ لگ گئی۔ اس سے پانچ روز قبل امریکن طیاروں نے رنگون پر حملہ کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا تھا۔

ماگوے کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب طیارے واپس آگئے۔ کل صبح دشمن نے مالیو کے علاقہ میں برطانی پوزیشنوں پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ بدھ کو دشمن کے جن طیاروں نے کاکس بازار کے علاقہ پر حملہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک کو ہوا بازوں نے گرا لیا۔ اور کان کے محاذ پر گو دشمن مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر برطانی فوج کا دباؤ بدستور بڑھتا جا رہا ہے۔

لاہور ۵ فروری۔ آج لالہ دنی چند انبالوی کانگرسی لیڈر نے مسٹر ٹلیس سے ملاقات کی۔ ملاقات گورنمنٹ ہاؤس میں چالیس منٹ تک جاری رہی معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ جی نے مسٹر ٹلیس کو ایک میمورنڈم بھی پیش کیا۔

لاہور ۵ فروری۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں کے بڑے لڑکے میجر شوکت حیات خاں کو پنجاب گورنمنٹ کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ برٹش ایمپائر میں سب سے چھوٹے وزیر ہیں۔ آپ کی عمر صرف ۲۷ سال ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کے سپرد پبلک ورکس اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے محکمے ہوں گے۔ اس اعلان کے بعد آپ پہلے اپنے والد کی قبر پر گئے۔ اور اس کے بعد وزیر اعظم سے ملے۔ آپ کے والد کے چھ دوستوں نے ان کے لئے اسمبلی میں اپنی نشست خالی کرنے کی پیشکش کی ہے۔

لاہور ۵ فروری پنجاب گورنمنٹ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ چاولوں پر کنٹرول ہونے والا ہے۔

واشنگٹن ۵۔ فروری امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر سٹمسن نے آج ایک بیان میں کہا۔ روس جانے والے امریکی جہازوں کے نقصانات بہت کم ہوگئے ہیں۔ روسی فوجوں کو پہلے سے کئی گنا زیادہ مال مل رہا ہے آپ نے کہا۔ کہ مشرقی محاذ پر جرمن جنگی ہوائی جہازوں کی کمی کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جرمن ایک نئے حملے کے لئے اپنے ہوائی جہازوں کو جمع کر رہے ہیں۔

انقرہ ۴۔ فروری برلن میں مقیم فن لینڈ کے سفیر نے جرمن گورنمنٹ کو ایک نوٹس پیش کیا ہے کہ اگر جرمنی نے فن لینڈ کو فوراً ہی نہایت ضروری سامان خوراک نہ بھیجا۔ تو فن لینڈ مجبور ہو جائے گا۔ کہ وہ علیحدہ صلح کے امکانات پر غور کرے۔ فن لینڈ میں اجناس کا راشن یورپ میں سب سے کم ہے لیکن جو راشن لوگوں کو مل رہا ہے وہ اس سے بھی کم ہے۔

لاہور ۔ ۴ فروری ایک روپیہ کے نوٹوں کی زیادہ مانگ اور پیسوں کی قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت ہند نے دو دو روپے کے جو نوٹ اور جو نئے پیسے بنائے ہیں۔ وہ کرنسی میں آگئے۔ اور جاری ہوگئے ہیں نئے نوٹوں کا رنگ بھری کا ہے۔ اور پیسے قدرے سفیدی مائل ہیں۔

واشنگٹن ۶ فروری۔ گوڈال کنال کے شمالی کنارے پر امریکن فوجوں نے جاپانیوں کے ایک قلعہ بند گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ مسٹر چرچل ٹریپولی بھی ہو آئے ہیں۔ بدھ کی صبح کو آپ ہوائی جہاز میں وہاں پہونچے اور وہاں جب جنرل الیگزنڈر اور جنرل منٹگمری سے ملے تو لوگوں نے تالیاں بجائیں۔ یہاں سے آپ جنرل منٹگمری کے ہیڈ کوارٹر میں پہونچے جہاں آٹھویں فوج کے دو ہزار سینئر افسروں سے ملے۔ اور ان کو ملک معظم۔ برطانی سلطنت اور برطانی لوگوں کی طرف سے پیغام دیا۔ یہاں سے آپ کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔

لنڈن ۶ فروری۔ شمالی افریقہ میں جنرل آئزن ہوور کی جگہ جنرل اینڈریوز نے اتحادی فوجوں کی کمان سنبھالی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں کوشش کروں گا۔ کہ دشمن کے علاقوں پر زیادہ سے زیادہ ہوائی حملے ہوں۔ ہماری ہوائی۔ سمندری اور میدانی فوجوں کے لئے مل کر کام کرنا نہایت ضروری ہے

ڈلہوزی ۵ فروری۔ آج یہاں دو تین انچ کے درمیان برف پڑی

لنڈن ۶ فروری۔ ایک غیر سرکاری خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے ٹیانسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو روسٹوف سے جنوب کی طرف دس میل کے فاصلہ پر سالسک روسٹوف ریلوے کا اہم سٹیشن ہے۔ روسی فوجوں نے کرسک اور خارکوف کی طرف بڑھتے ہوئے کچھ اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ برلن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے جرمن جنرل ڈٹمار نے روس میں جرمن فوجوں کی سخت خراب حالت کا اعتراف کیا۔

لنڈن ۶ فروری۔ مسولینی نے اپنے داماد کاؤنٹ چیانو کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے الگ کر دیا ہے۔ یہ ۱۹۳۶ء سے اس عہدہ پر تھا۔ کاؤنٹ کو گرینڈ کونسل کا ممبر بنایا گیا ہے۔ وزیر انصاف کاؤنٹ گرینڈی کو بھی برخاست کر دیا گیا ہے۔ یہ سب عہدے مسولینی کے اپنے ہاتھ میں ہیں ایجوکیشن اور ڈیفنس کے وزیر بھی موقوف کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۶ فروری جرمن شمالی ٹیونیشیا میں ایک اہم ٹیلہ کو واپس لینے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان کی سب کوششوں کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر